إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ

ایڈیٹر غلام نبی

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN.

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۵

ٹیلیفون نمبر ۹۱

قادیان

تار کا پتہ الفضل قادیان

قیمت فی پرچہ ۲ دو پیسے

جلد ۲۵ | ۹ رمضان المبارک ۱۳۵۶ھ | یوم یکشنبہ | مطابق ۱۴ر نومبر ۱۹۳۷ء | نمبر ۲۶۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بانی جماعت احمدیہ علیہ السلام کی ہتک کرنیوالے مجرم کی بے جا حمایت

(۳) اسلام خدا کو مادہ کا بھی خالق مانتا ہے

اخبار "پرتاپ" کے مہاشہ کرشن صاحب نے پنڈت شانتی پرکاش کی مجرمانہ بدزبانی کے جواز میں ایک بات یہ لکھی ہے۔ کہ:۔

"اسلام کو اس بات کا فخر ہے۔ کہ وہ خدا کی وحدانیت کا پرچار کرتا ہے۔ احمدی بھی اس فخر میں شامل ہیں۔ ان کے نزدیک یہ عقیدہ بھی مسلّمہ ہے۔ کہ خدا غیر مجسم ہے۔ ایسی حالت میں مرزا غلام احمد قادیانی کا یہ لکھنا۔ کہ انہوں نے دنیا کی قضاء و قدر اپنے ہاتھ سے لکھ کر خدا کے سامنے پیش کی۔ اور خدا نے اس پر اپنے قلم کو سرخی کی دوات میں ڈبو کر دستخط کر دیئے۔ ان کے اپنے مسلمہ کے بھی منافی ہے۔ اس پر پنڈت شانتی پرکاش نے بجا طور پر تنقید کی"

قطع نظر اس سے۔ کہ پنڈت شانتی پرکاش نے جو تنقید کی۔ وہ کس قدر انسانیت اور شرافت کی مٹی پلید کرنے والی تھی۔ مہاشہ کرشن نے جو وجہ پیش کی ہے وہ اپنے اندر کوئی وزن نہیں رکھتی۔ اور اسلامی تعلیم سے کلیتہً ناواقفیت پر دلالت کرتی ہے۔ بے شک اسلام خدا تعالٰے کی وحدانیت کا اعلان کرتا ہے۔ اور جماعت احمدیہ کا اس پر پورا پورا ایمان ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہم صرف خدا تعالٰے کی ذات کو ہی ازلی و ابدی سمجھتے ہیں۔ اور باقی تمام کی تمام اشیاء کو اس کی مخلوق۔ آریہ سماج بھی اپنے پرمیشور کی وحدانیت کا پرچار کرنے کی مدعی ہے۔ لیکن ساتھ ہی وہ یہ بھی کہتی ہے۔ کہ مادہ اور روح بھی ایشور کی طرح ازلی و ابدی اور غیر مخلوق ہیں۔ اسلام اس کو بالکل باطل قرار دیتا ہے۔ اور یہ ارشاد فرماتا ہے۔ کہ مادہ اور روح بھی خدا تعالٰی کے پیدا کردہ ہیں۔ اور ہر آن ان کو پیدا کرسکتا۔ اور کرتا ہے۔

پس جبکہ ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ خدا تعالٰے مادہ کا بھی خالق ہے۔ اور وہ جب چاہے۔ مادہ پیدا کرسکتا ہے۔ تو اس کشف پر جس میں سرخ چھینٹے پڑے۔ اور وہ چھینٹے اس مادی عالم میں نظر آئے نہ صرف اسلام کے رو سے کوئی اعتراض نہیں پڑتا۔ بلکہ خدا تعالٰے کے مادہ کا خالق ہونے کا ایک تازہ ثبوت مہیا ہوتا ہے۔ اور آریہ سماج کے اس باطل عقیدہ کی تردید۔ کہ ایشور نے نہ مادہ کو پیدا کیا۔ اور نہ اب پیدا کرسکتا ہے۔ مادہ بھی ایشور کی طرح ازلی اور ابدی ہے۔

غرض اس قسم کی تنقید بھی جو مہاشہ کرشن جی پیش کر رہے ہیں۔ بالکل لغو اور بے ہودہ ہے۔ لیکن جو کچھ پنڈت شانتی پرکاش نے کہا۔ اور جس کی تصدیق سرکاری رپورٹر اور بہت متعدد موقعہ کے گواہوں نے کی۔ وہ یہ نہیں ہے۔ ہماری غیرت اور انسانیت ہمیں اجازت نہیں دیتی۔ کہ ہم پنڈت شانتی پرکاش کی اس بکواس کو پبلک میں پیش کریں اور کوئی شریف انسان اسے پڑھ کر کہنے والے کی بدتہذیبی کا اقرار کئے بغیر نہیں رہ سکتا ورنہ ہم بتاتے۔ کہ مہاشہ کرشن خواہ مخواہ وہ تاویل کر رہے ہیں جسے اصل الفاظ سے دور کا بھی تعلق نہیں ہے۔ اور یہ جدوجہد محض اس لئے کی جا رہی ہے۔ کہ

آریہ ایڈیشک کو اس کی نہایت ہی فتنہ انگیز بدزبانی کی پاداش میں جو تھوڑی سی سزا ہوئی ہے۔ وہ بھی نہ رہے۔

احراری مردہ کو اسلامی قبرستان میں دفن کرنے سے انکار

ایک وقت تھا۔ جب احرار احمدیوں پر ہر ممکن طریق سے ظلم کرنا اپنا بہت بڑا کارنامہ سمجھتے تھے۔ اور شرافت سے اس درجہ عاری ہو چکے تھے۔ کہ عوام کو بھڑکا کر احمدیوں کے مردوں کی توہین اور تحقیر کرانے پر فخر کیا کرتے تھے۔ چنانچہ ہندوستان کے مختلف مقامات کے علاوہ قادیان میں بھی انہوں نے احمدیوں کے مردوں کی تدفین میں مزاحمت کی۔ اور اس وقت تک اس شرمناک شرارت سے باز نہ آئے جب تک حکومت نے ان کے اس فعل کو جرم نہ قرار دیدیا۔ لیکن انقلاب زمانہ دیکھیے۔ وہی لوگ جن کے ایماء پر احرار اس قسم کی حرکات کرتے تھے۔ اب احرار کے مردوں کو اپنے قبرستان میں دفن کرنے سے انکار کر رہے ہیں۔ چنانچہ کانپور کے متعلق ۱۱ نومبر کے اخبار "زمیندار" میں شائع ہوا ہے۔ کہ "۸ نومبر کو ایک احراری جو مسلم لیگ کی مخالفت کرنے کی غرض سے بجنور گیا تھا۔ فوت ہو گیا۔ محلہ کے مسلمانوں نے اس کے جنازے میں شریک ہونے اور اپنے قبرستان میں دفن کرنے سے انکار کر دیا"......

جماعت احمدیہ کٹک کا نہائت شاندار سیرت النبیؐ کا جلسہ

بصدارت آنریبل بابو بسواناتھ داس وزیر اعظم اڑلیسہ منعقد ہوا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیرت النبی کا جلسہ امسال کٹک ٹاؤن ہال میں چھ بجے شام بصدارت جناب آنریبل بابو بسواناتھ داس چیف منسٹر اڑلیسہ منعقد ہوا۔ اول قریشی محمد حنیف صاحب نے قرآن مجید اور نظم حضرت مسیح موعود علیہ السلام نہائت خوش الحانی سے پڑھکر سامعین کو محظوظ کیا۔ بعدہ جناب مولوی عبدالستار صاحب امیر پراونشل انجمن احمدیہ نے ایک ایڈریس پڑھا جس میں جلسہ کا مقصد بیان کیا۔ اور حاضرین کو سیرت نبوی کا بار بار مطالعہ کرنے کی ترغیب دی۔ بعدہ جناب دیوان بہادر سری کرشنا مہاپتر ریٹائرڈ سپرنٹنڈنٹ پولیس نے ایک مختصر تقریر میں بتایا۔ کہ آنحضرتؐ کی تعلیم ایسی ہے جس پر ہندو بھی چل رہے ہیں۔ اور کثیر التعداد ہندو مسلمان بزرگوں کو مانتے ہیں۔ اس کے بعد ایک مولوی صاحب نے ایک مضمون پڑھا۔ اور یہ بتایا۔ کہ کس طرح دوسری قومیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم پر مجبور ہو کر چل رہی ہیں۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق جو پیشگوئیاں دوسری مذہبی کتب میں ہیں ان کو بیان کیا۔ اس کے بعد سری متی سرلا دیوی نے جو کانگرس کی مشہور لیڈر اور اڑلیسہ اسمبلی کی ممبر ہیں نہائت ہی فصاحت کے ساتھ اڑیہ زبان میں تقریر کی جس سے حاضرین نہائت محظوظ ہوئے۔ انہوں نے فرمایا۔ دنیا میں بہت سے ریفارمر گذرے۔ مگر کسی نے عورت کی بھلائی کی طرف توجہ نہ دی۔ حضرت محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) ہی ایک ایسے بزرگ اور اولوالعزم ہستی ہیں جنہوں نے عورت پر ترس کھایا۔ اور اس کو نہ صرف انسانوں میں شامل کیا۔ بلکہ ازروئے شریعت ان کے حقوق مقرر کئے۔ ہم عورتوں کی گردنیں آپ کے احسانات کے سامنے جھک جاتی ہیں۔ میں نے ارادہ کیا ہے کہ گاؤں گاؤں اور شہر شہر جہاں بھی جاؤں اپنی بہنوں کو حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے احسانات اور آپ کی مہربانیاں جو آپ نے عورت ذات پر کی ہیں سناؤں۔ تقریر کو جاری رکھتے ہوئے مقررہ نے کہا۔ میں اپنے بھائیوں سے بھی عرض کروں گی۔ کہ وہ بھی اپنی بہنوں تک اس بزرگ ترین ہستی کے احسانات پہونچائیں۔

اس کے بعد ہمارے مبلغ مولوی عبدالغفور صاحب نے تقریر کی جس میں بتایا۔ کہ کس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آج سے ساڑھے تیرہ سو سال قبل یہ تعلیم پیش کی۔ کہ ہر مذہب کے بانی کی قدر اور عزت کرو۔ جب ہر قوم اس تعلیم پر چلے گی تو کوئی فساد نہ ہوگا۔ ہم تو خدا کے اس حکم کے مطابق ہر مذہب کے بانی کی عزت کرتے ہیں۔ مگر کیا دوسری قومیں بھی اسی طرح ہمارے آقا کو ماننے کے واسطے تیار ہیں؟ پھر آپ نے بتایا۔ کہ کس طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قومی اور نسلی امتیاز کو یکدم اٹھا دیا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ ایک مہتر بھی اگر مسلمان ہو جاتا ہے۔ تو وہ ایک ہی صف میں بادشاہ کے ساتھ کھڑا ہو سکتا ہے۔ پھر آپ نے بتایا کہ اسلامی تعلیم کے مطابق جنگ ظلم کو کچلنے کے واسطے کی جاتی ہے۔ جب بڑی قومیں چھوٹی قوموں پر ظلم کر کے انہیں مٹانا چاہیں۔ تب جنگ ایک نہائت ضروری چیز ہے۔

مولوی صاحب کی تقریر پُرجوش تھی اور ہر لمحہ سامعین سے خراج تحسین حاصل کر رہی تھی۔ اس کے بعد بابو کشوری موہن جوار دار ایم۔ اے۔ بی ایل نے انگریزی میں ایک مختصر اور باثر تقریر کی۔ اور فرمایا۔ کہ زندگی کے ہر پہلو میں حضرت محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کامل نمونہ تھے۔

بعدہ مولوی صمصام علی صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کیرنگ نے اڑیہ زبان میں تقریر کی۔ اور قرآن شریف سے دلائل پیش کر کے بتایا۔ کہ آج دوسری قوموں کو ان تعلیموں پر چلنے کے سوا چارہ نہیں۔ آخر میں معزز صدر جلسہ نے تقریر کی اور بتایا کہ مذہبی راہنماؤں کے اسوۂ حسنہ پر ہم چلیں اور اپنے نمونہ اور اپنے عمل سے بری عادات کا قلع قمع کریں۔ اس کے بعد خاکسار سکرٹری جماعت احمدیہ نے آنریبل صدر و معزز لیکچرار اور حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ خدا کے فضل سے ہمارا اس سال کا جلسہ نہائت ہی کامیاب اور شاندار رہا۔

سید عبدالمنعم سکرٹری جماعت احمدیہ کٹک

چندہ جلسہ سالانہ کیلئے فوری توجہ کی ضرورت

انتظامات جلسہ سالانہ شروع ہیں جس کے لئے روپیہ کی سخت ضرورت ہے۔ یہ ظاہر ہے۔ کہ جلسہ سالانہ کا کام کسی صورت میں پیچھے نہیں ڈالا جا سکتا۔ وقت اس قدر کم رہ گیا ہے کہ اس عظیم الشان اجتماع کے انتظامات کے لئے اگر اس چندہ کی طرف فوری توجہ نہ کی گئی۔ تو سخت مشکلات کا احتمال ہے۔ لہٰذا مؤکد تاکید ہے کہ احباب اور عہدہ داران جماعت جلسہ کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے اس کے چندہ کی فراہمی اور پھر اسے جلد تر بھجوانے کا انتظام فرمائیں۔ ناظر بیت المال قادیان

جعلی خط شائع کرنیکے منصوبہ کا انکشاف

مولوی عمرالدین شملوی سے حلفیہ بیان کا مطالبہ

میں شدید علیل ہونے کی وجہ سے اخباری دنیا سے بالکل بے خبر ہوں۔ کل ایک غیر مبائع نے ۳۰ اکتوبر کا "پیغام صلح" دکھایا جس میں میری طرف ایک غلط بات منسوب کر کے اس کی تردید کی گئی ہے۔ میرا مضمون جو ۱۰ اکتوبر کے الفضل میں چھپا۔ اس میں میں نے یہ لکھا تھا۔ کہ "جو جماعت جعلی خطوط "حضرت امیر" کو قتل کی دھمکی کے عنوان سے میری موجودگی میں مشورہ کر کے شائع کرائے۔ اور دنیا میں اپنی مظلومیت کا ڈھول پیٹے۔ ان سے شرکت مجھ جیسے واقف کے لئے بے معنی سی چیز ہے"

لیکن "پیغام صلح" کے شائع کردہ اقتباس میں ہے کہ میری موجودگی میں خود بیٹھ کر یہ خط تیار کیا ہے۔ یہ میری تحریر نہیں ہے ہاں میں حلفیہ بیان کرتا ہوں۔ کہ مولوی عمرالدین شملوی اور اُن کے خاندان کے دوسرے افراد نے ان گندے ارادوں کا مشورہ کیا تھا۔ جس پر میں نے سختی سے ان کی مخالفت کی۔ لیکن دوسرے ہی دن مولوی صاحب لاہور سے قادیان وغیرہ کو روانہ ہو گئے اور بعد کو جب میں نے سنا۔ کہ "پیغام صلح" میں جعلی خط پر واویلا کیا جا رہا ہے۔ تو مجھ کو شک گزرا کہ کہیں یہ اسی سلسلہ کی کڑی تو نہیں ہے۔

میں مولوی عمرالدین کو چیلنج کرتا ہوں۔ کہ وہ حلفیہ تردید کرنے کی جرأت کریں۔ انشاء اللہ مفصل پھر تحریر کروں گا۔

نیاز کیش

محمود احمد خان احمدی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزہ کی علّتِ غائی

اِتقاء۔ تقدیس۔ اور شُکر

نماز مومن کا معراج ہے۔ لیکن روزہ کی جزا خدا تعالےٰ نے یہ فرمائی ہے۔ کہ میں خود ہوں۔ جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ روزہ سے انسان اتقا کی منازل طے کر کے خدا تعالےٰ کا قرب حاصل کر لیتا ہے ؛

قرآن کریم میں روزہ کے متعلق خدا تعالےٰ فرماتا ہے یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ۔ یعنی اے مسلمانو! تم پر روزے اسی طرح فرض کیے گئے ہیں۔ جس طرح تم سے پہلی امتوں پر فرض کئے گئے تھے۔ تاکہ تم میں تقوٰے پیدا ہو ؛

پھر فرمایا:۔ شَھْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْہِ الْقُرْاٰنُ ھُدًی لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الْھُدٰی وَالْفُرْقَانِ فَمَنْ شَھِدَ مِنْکُمُ الشَّھْرَ فَلْیَصُمْہُ وَمَنْ کَانَ مَرِیْضًا اَوْ عَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّۃٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ۔ یُرِیْدُ اللّٰہُ بِکُمُ الْیُسْرَ وَلَا یُرِیْدُ بِکُمُ الْعُسْرَ وَلِتُکْمِلُوا الْعِدَّۃَ وَلِتُکَبِّرُوا اللّٰہَ عَلٰی مَا ھَدٰکُمْ وَلَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ۔ یعنی رمضان وُہ مہینہ ہے۔ جس میں قرآن نازل ہؤا وُہ قرآن جو لوگوں کے لئے ہدایت ہے۔ اور جس میں حق و باطل میں تمیز کرنے کے کھلے کھلے نشان موجود ہیں۔ پس جو شخص اس مہینہ میں زندہ ہو۔ اسے چاہیئے۔ کہ روزے رکھے۔ ہاں جو مریض یا مسافر ہو۔ وُہ ان ایام کے بدلے دوسرے ایام میں روزے رکھ لے کیونکہ خدا آسانی چاہتا ہے سختی نہیں چاہتا۔ تا تم روزوں کی تعداد پوری کرسکو۔ اور روزے اس لئے فرض کئے گئے ہیں۔ کہ تم اس عطائے ہدایت پر خدا کی حمد کرو۔ اور اس کا شکر بجا لاؤ۔

ان آیات سے ثابت ہے۔ کہ روزہ کی حقیقت ان تین اجزاء پر مشتمل ہے۔ (۱) تقوٰے۔ (۲) خدا تعالےٰ کی تکبیر و تقدیس۔ (۳) شکر۔ اور روزہ دار کے اعمال سے یہ تینوں باتیں ظاہر ہونی چاہئیں۔ اگر یہ نتائج کسی روزہ رکھنے والے میں پیدا نہیں ہوئے۔ تو سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ اس نے روزہ کی حقیقت کو نہیں پہچانا ؛

روزہ ایک روحانی علاج ہے۔ اگر کوئی شخص اس سے روحانی شفا حاصل نہیں کرتا۔ تو یہ اس کا قصور ہے۔ کہ صحیح طور پر یہ علاج نہیں کرتا۔ وہ صائم جس میں تقوٰے تقدیس اور شکر کے خواص پیدا نہیں ہوئے۔ اس نے صرف فاقہ کشی کی۔ اور اس کی بھوک اور پیاس رائگاں گئی ؛

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس قسم کے روزہ داروں کے متعلق فرمایا ہے۔ ان کو روزہ سے سوائے بھوک کے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ لیکن مومن کا روزہ حقیقی روزہ ہوتا ہے۔ وہ روزہ کے بعد اتقا۔ تقدیس اور شکر کے جذبات میں نمایاں اضافہ پاتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں۔ لیس الصیام من الاکل والشرب۔ انما الصیام من اللغو والرفث۔ یعنی روزہ صرف کھانے پینے سے پرہیز کرنے کا نام نہیں۔ بلکہ لغو باتوں اور عملِ شر سے بچنے کا نام ہے ؛

پھر فرمایا:۔ من لم یدع قول الزور والجھل والعمل بہ فلا حاجۃ للّٰہ ان یدع طعامہ وشرابہ۔ یعنی جو صوم کی حالت میں کذب و زُور اور جہالت کی باتیں نہیں چھوڑتا۔ تو خدا کو کوئی ضرورت نہیں۔ کہ کوئی اس کے لئے کھانا پینا چھوڑ دے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ان ارشادات سے بخوبی واضح ہوتا ہے۔ کہ روزہ کی اصل غرض اپنے اندر تقوٰے۔ تقدیس۔ تطہیر پیدا کرنا اور خدا تعالےٰ کا شکر بجا لانا ہے۔ محض کھانے پینے سے احتراز کرنے کو روزہ نہیں کہتے۔

روزہ کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے سپر سے بھی تشبیہ دی ہے اور حقیقت میں روزہ ایک سپر ہے۔ جو انسان کو اس دُنیا میں بناوٹ نفس کے حملہ سے بچنے کی قوت دیتا ہے اور آخرت میں آتش جہنم سے بچانے کا ذریعہ بنتا ہے ؛

خوش قسمت ہے وُہ جو اس سپر کو لے کر حملۂ نفس کا مقابلہ کرتا۔ اور اپنے آپ کو اتقاء۔ تقدیس اور شکر کا کامل نمونہ بناتا ہے۔ اور مبارک ہیں وہ۔ جو خدا تعالےٰ کی رضا کے حصول کے لئے اور اسکی تکبیر کے لئے ان ایام میں بھوکے رہتے ہیں۔ کہ وُہ آسمانی نعمتوں سے مالا مال ہونگے۔ پھر مبارک ہیں وہ جو اس محبوب حقیقی کی خاطر پیاسے رہتے ہیں۔ کہ وُہ کوثر کے چشمۂ شیریں سے سیراب ہونگے ؛

جناب مولوی محمد علی صاحب کا دیرینہ حلفیہ غلو

جناب مولوی محمد علی صاحب جماعت احمدیہ قادیان کے متعلق لکھتے ہیں:۔

"**غلو کی بنیاد رکھ کر اس شخص کو جو مدعی نبوت پر لعنتیں بھیجتا تھا۔ مدعی نبوت قرار دیا**" (پیغام ۸ نومبر ۱۹۳۷ء)

یعنی جماعت احمدیہ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مدعی نبوت قرار دے کر غلو کیا۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خود تو مدعی نبوت پر لعنتیں بھیج رہے ہیں۔

جواباً عرض ہے۔ کہ اگر نعوذ باللہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مدعیٔ نبوت کہنا غلو ہے۔ آپ کو موردِ لعنت قرار دینا ہے۔ تو فرمایئے۔ خود آپ نے ۱۳ مئی ۱۹۰۴ء کو بمقدمہ مولوی کرم الدین صاحب بھیں مجسٹریٹ درجہ اول گورداسپور کی عدالت میں اللہ تعالےٰ کو حاضر ناظر جان کر مندرجۂ ذیل بیان کیوں دیا تھا۔ کہ:۔

"مکذب مدعیٔ نبوت کذاب ہوتا ہے۔ **مرزا صاحب (ملزم) مدعیٔ نبوت** ہے۔ اس کے مرید اس کو دعوے میں سچا۔ اور دُشمن جھوٹا سمجھتے ہیں۔ پیغمبر اسلام مسلمانوں کے نزدیک سچے نبی ہیں۔ اور عیسائیوں کے نزدیک جھوٹے ہیں"

عدالت میں بیان کی مصدقہ نقل محفوظ ہے۔ آپ غور فرمائیں۔ کہ اگر بانیٔ سلسلۂ احمدیہ علیہ السلام کو مدعی نبوت کہنا غلو ہے۔ تو آپ نے خود غلو کا ارتکاب کیا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں اور آپ کے سامنے کیا تعجب ہے۔ کہ ۱۹۰۴ء میں مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مدعی نبوت کہیں حلفیہ بیان میں کہیں خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سامنے کہیں۔ اور کوئی اسے غلو نہ قرار دے لیکن آج خود مولوی صاحب اسے غلو کہکر ہمیں مطعون کریں؟

ہم جناب مولوی صاحب کا یہ بیان متعدد مرتبہ پیش کر چکے ہیں۔ مگر آپ اس کے جواب سے بالکل خاموش ہیں۔ بہر حال ہم بار بار اس سچے اور حلفیہ بیان کو غیر مبائعین اور ان کے امیر کے گوش گزار کرتے رہیں گے۔ انشاء اللہ۔ خاکسار ابو العطاء جالندھری:

ضروری اعلان

جو جماعتیں یا احباب امسال جلسہ سالانہ پر اپنے ہاں کے معززین و متلاشیان حق اصحاب کو جو احمدیت سے دلچسپی رکھتے ہوں۔ لانا چاہیں۔ ان کے مکمل پتے جلد ارسال فرمائیں۔ تاکہ ان کے نام دعوتی خطوط بھجوائے جا سکیں۔ بعض دعوتی خطوط مرکز سے بذریعہ عہدہ داران مقامی بھجوانے میں سہولت ہوتی ہے۔ مگر بعض افراد براہ راست مرکز سے خط منگوانا ضروری سمجھتے ہیں۔ ایسے احباب کے پتے بھیجتے وقت خاص طور پر ذکر فرما دیں ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رمضان المبارک کی روحانی برکات
اور
آسمانی فیوض

وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ

(۸)

انسان کا کمال یہی ہے۔ کہ وہ ایک طرف حقوق اللہ کو ادا کرے اور دوسری طرف حقوق العباد کی پوری پوری نگہداشت کرے۔ حقوق العباد میں سے مال کے متعلق دو پہلو ہیں۔ (۱) دوسروں کا مال ناجائز طور پر مت کھاؤ (۲) اپنا حلال مال راہ مولےٰ میں غرباء و مساکین کو دو۔ ان دونوں پہلوؤں پر عمل پیرا ہونے کے لئے روزہ عمدہ ذریعہ ہے۔ جب ایک انسان اپنے مال کو اپنے کھانے پینے کو حکم خدا کی وجہ سے چھوڑ دے گا اور متواتر تیس روز تک اس راستہ پر گامزن ہوگا۔ تو کیا وہ دوسروں کے مال پر دست تعدی دراز کرنے سے نہ رک جائے گا۔ جبکہ اسے معلوم ہو۔ کہ یہ طریق خدا تعالےٰ کو ناراض کرنے والا اور اسے اس کے قرب سے محروم کر دینے والا ہے۔ یقیناً حقیقی صائم نہ صرف ایام رمضان میں بلکہ سال کے ہر لمحہ میں خدا تعالےٰ کی ناراضگی سے اجتناب کرے گا۔ اور اس کی خوشنودی کی راہوں پر بقدر امکان قدم مارتا رہے گا۔ قرآن مجید نے روزوں کا حکم دیا۔ معین وقت میں کھانے پینے سے روک دیا۔ اور اس حکم کے معاً بعد فرمایا۔ ولا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل وتدلوا بھا الی الحکام لتاکلوا فریقاً من اموال الناس بالاثم وانتم تعلمون۔ کہ کسی کا مال باطل طریق پر نہ کھاؤ۔ اور رشوت وغیرہ دے کر حکام سے اپنے حق میں فیصلہ مت کراؤ۔ غیروں کے مال ناجائز طور پر کھانا بہرحال بدی ہے۔ گناہ ہے۔ قرآن مجید نے ترتیب طبعی کے مطابق یہ حکم اس موقعہ پر دیا ہے۔ کیونکہ جب روزہ دار حکم خدا کی اطاعت میں جائز کھانے پینے کو ترک کر دیتا ہے۔ تو حرام مال کھانے سے اجتناب تو اس کے لئے آسان ہے۔ مال کے متعلق دوسرا پہلو یہ ہے۔ کہ محنت اور پسینہ کی کمائی میں سے غریبوں کو بھی دو۔ بھوکوں کو بھی اس سے کھلاؤ۔ دنیا میں بہت سے غریب اور مفلوک الحال ہیں۔ جنہیں پیٹ بھر کر کھانے کو نہیں ملتا۔ تن کی عریانی ڈھانکنے کو کپڑا نصیب نہیں ہوتا۔ جب امراء عیش و عشرت میں مصروف ہوتے ہیں۔ تو یہ غریب لوگ تکلیف میں مبتلا کراہ رہے ہوتے ہیں۔ پیٹ بھر کر کھانے والوں کو اپنے پڑوس میں بسنے والے غریبوں کی زندگی۔ تلخ زندگی کا احساس تک نہیں ہوتا۔ انہوں نے بھوک کی تکلیف دیکھی نہیں ہوتی۔ انہیں کیا معلوم کہ بھوکا انسان کس طرح زندگی سے بیزار ہوتا ہے۔ اسلام چونکہ حقیقی مساوات قائم کرنے والا مذہب ہے۔ اس نے غریب اور امیر کو ایک سلک میں پرو دیا۔ غربت اور امارت کا فرق اگرچہ نظام عالم کے قیام کا محور ہے۔ اور بہرحال قائم رہیگا لیکن اس کے ناگوار نتائج کو جس قدر کم کیا جا سکتا ہے۔ اس نے کم کر دیا اور غریبوں کی تلخ کامیوں میں تخفیف کے لئے مناسب ہدایات صادر فرمائیں۔ غریبوں کی مصیبت کا احساس کرانے کے لئے اللہ تعالےٰ نے حکم دیا۔ کہ ہر مسلمان ایک ماہ کے روزے رکھے اس طرح دولتمندوں کو معلوم ہو سکے گا۔ کہ ان کے غریب بھائی کس طرح بھوک کی شدت برداشت کرتے ہوئے زندگی کے ایام بسر کرتے ہیں۔ وہ مالدار جس کے دسترخوان پر دس دس کھانے چنے جاتے ہیں۔ جس نے چار چار گھنٹے کے بعد کھانے کے اوقات مقرر کر رکھے ہیں۔ جب روزہ رکھتا ہے اور روزہ بھی گرمیوں کے دنوں کا۔ بھوک سے اس کی جان سخت تکلیف محسوس کرتی ہے۔ پیاس سے ہونٹ خشک ہو رہے ہوتے ہیں۔ تو اسے پورے طور پر اندازہ ہو جاتا ہے۔ کہ غریبوں کی روزانہ کیا حالت ہوتی ہے۔ اس کا دل پہلے ہی نرم ہوتا ہے۔ تقوےٰ کی روح جوش زن ہوتی ہے۔ غرباء کی حالت کا یہ احساس اسے اور بھی نیکی اور احسان کی طرف مائل کر دیتا ہے۔ کسی نے سچ کہا ہے ؎

تا ترا جائے نہ باشد ہم چو من
حال من باشد ترا افسانہ پیش

احادیث سے ثابت ہے کہ سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہمیشہ غریب پروری میں عدیم المثال تھے لیکن رمضان کے مہینہ میں تو آپ کی جود و سخا کا دریا بڑے زور سے موجزن ہوتا تھا حدیث میں لکھا ہے۔ کہ آپ ان دنوں بارش برسانے والی ہوا سے بھی زیادہ سخی ہوتے تھے۔ حتی الامکان کوئی محتاج آپ کی بخشش سے بے نصیب نہ رہتا تھا۔ حضرت ابن عباس کہتے ہیں اذا دخل شھر رمضان أطلق کل اسیر و أعطی کل سائل۔ کہ جب رمضان آتا۔ تو حضرت سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم عام عادت سے زیادہ قیدیوں کو رستگاری بخشتے۔ یہاں تک کہ کوئی قیدی نہ رہتا اور ہر سائل کو دیتے۔ کوئی خالی ہاتھ نہ لوٹتا۔ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا یہ اسوہ حسنہ بھی ہر مسلمان کے لئے مشعل راہ ہے۔ چاہیئے کہ رمضان کے روزے مومن کے دل کو صیقل کریں۔ اس کے اخلاق میں مزید پاکیزگی پیدا کریں۔ اس کی سخاوت کو پہلے سے بھی زیادہ کر دیں۔ اسی بات سے خدا راضی ہے۔ اسی طریق پر بندوں میں الفت اور محبت پیدا ہوتی ہے۔ خدا تعالےٰ نے مالداروں کو مال اس لئے نہیں دیا۔ کہ وہ اسے خزانوں میں بند رکھ چھوڑیں۔ یا اس کے فوائد کو صرف اپنے ہی نفوس تک محدود رکھیں۔ نہیں بلکہ ان کے اموال میں غرباء اور محتاجوں کا بھی حق ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وفی اموالھم حق للسائل والمحروم۔ اس لئے چاہیئے۔ کہ اگر اور مہینوں میں نہیں۔ تو کم از کم رمضان المبارک میں تو ہر مالدار مسلمان کے ہاتھ سخاوت کے لئے پھیلیں۔ اور وہ غرباء کو صدقات دے۔ مالداروں کو چاہیئے۔ کہ خدا کی رضا کے لئے خرچ کریں۔ محتاجوں کی بھوک پیاس کا احساس کریں۔ غریبوں کو چاہیئے کہ خدا تعالےٰ کا شکر کریں۔ بھوک بے شک تکلیف دہ ہے لیکن خدا کو پانے کا احسن ترین ذریعہ ہے۔ امراء کو بھی یہی ذریعہ اختیار کرنا پڑتا ہے۔ اگر غرباء شکر کریں۔ اور اللہ تعالےٰ کی قضاء پر دل خوشی سے راضی ہوں۔ تو اللہ تعالےٰ کا قرب پانے کا ایک نہایت احسن موقعہ ان کو حاصل ہے۔

پس رمضان امراء اور غرباء کے درمیان والی خلیج کو پاٹنے کے لئے ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام کے دونوں فرزندوں کو بلحاظ احساس ایک سٹیج پر لانے کے لئے ہے۔ فطرت کے صحیح جذبات احسان و مروت کو ابھارنے کے لئے ہے رمضان المبارک نہ صرف افراد پر احسان ہے۔ بلکہ ہر قوم پر بھی ایک بڑا احسان ہے۔ ساری نسل انسانی پر ایک احسان ہے۔

خاکسار ابو العطاء جالندھری

211

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدیر "احسان" کا مباہلہ سے فرار

آزمائش کیلئے کوئی نہ آیا ہر چند
ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے

اخبار احسان نے حال ہی میں ایک مراسلہ شائع کیا ہے۔ جس میں ضلع شیخوپورہ کے ایک گاؤں کی انجمن اسلامیہ نے یہ تجویز پیش کی ہے۔ کہ "مدیر احسان کے زیر اہتمام ملک کی مختلف اسلامی انجمنوں کے نمائندوں کا ایک اجتماع کیا جائے۔ جس کے صدر مولانا ابوالکلام آزاد ہوں۔ اور جس میں خلیفہ قادیان کو دعوت دے کر اس سے مباہلہ کیا جائے"۔

اس کے متعلق مدیر احسان نے لکھا ہے:۔

"ہماری گزارش یہ ہے کہ ادارہ "احسان" کے ایڈیٹروں سے لیکر چپڑاسیوں تک مرزا بشیر الدین محمود کو دعوت مباہلہ دے چکے ہیں۔ لیکن مرزا صاحب کان نہیں دھرتے۔ ہم نے ایک دفعہ یہ تجویز بھی پیش کی تھی۔ کہ ہم مختلف ممالک اسلامیہ کے بڑے بڑے علماء کو ہندوستان کے کسی مقام پر جمع کرنے کا بندوبست کرتے ہیں۔ تاکہ وہ ایک دیوان عالی کی حیثیت سے مرزائیت کے متعلق اپنا فیصلہ صادر کریں۔ لیکن مرزا صاحب کسی بات پر اظہار رضامندی نہیں کرتے جس کا مطلب صاف طور پر یہ ہے کہ وہ باطل کے پرستار ہیں"۔

لیکن ادارہ احسان کے ایڈیٹروں اور اس کے چپڑاسیوں کی دعوت مباہلہ کی حقیقت یہ ہے۔ کہ ۱۹۳۵ء میں جب احرار کی طرف سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے کو مباہلہ کے لئے کہا گیا اور حضور نے اسے منظور فرما لیا۔ اور ہزاروں کی تعداد میں احمدی احباب نے اس مباہلہ میں شرکت کیلئے اپنے نام لکھوائے۔ جو اخبار الفضل میں بھی شائع ہوتے رہے۔ تو اسپر احرار نے فرار کی راہ اختیار کرلی۔ اور باوجود بار بار کہنے کے شرائط مباہلہ طے کرنے سے انکار کر دیا حالانکہ مباہلہ میں سب سے پہلے حضور نے خود شریک ہونے کا اعلان فرمایا۔ چنانچہ حضور کے الفاظ ہیں

"مباہلہ میں شامل ہونے والا اول وجود میرا ہوگا۔ اور سب سے پہلا مخاطب میں اس دعوت مباہلہ کا اپنے آپ کو ہی سمجھتا ہوں"۔ (الفضل ۲۷؍ ستمبر ۱۹۳۵ء)

پھر اپنی جماعت میں سے کم از کم پانچ سو افراد کے شریک مباہلہ ہونے کا اعلان فرمایا۔ اور اسی قدر تعداد میں مخالفین کے لئے شریک ہونا ضروری قرار دیا۔ لیکن معاندین کو مباہلہ میں سامنے آنے کی قطعاً جرأت نہ ہوئی۔

باوجود اس کے احسان کی کور چشمی ملاحظہ فرمائیے۔ کہ کس طرح صداقت اور حقیقت کو بالائے طاق رکھکر لکھ رہا ہے "اگر ان میں مباہلہ کی ہمت ہوتی تو وہ ان بے شمار دعوتوں میں جو ان کو آج تک دی جا چکی ہیں۔ کسی ایک کے جواب میں رضامندی کا اظہار کرتے"۔

اس کے بعد جب "مدیر احسان" نے دیکھا کہ احرار تو مباہلہ سے صریحاً گریز کر رہے ہیں۔ اور کسی صورت میں اس کے لئے تیار نہیں۔ تو اس نے احرار کی اس خفت اور ذلت کو مٹانے کیلئے لکھا۔ کہ "ہر مسلمان مرزائیوں سے مباہلہ کرنے کے لئے تیار رہے"۔

نیز لکھا:۔

"میں آج یہ اعلان کر دینے پر مجبور ہوں کہ وہ (احمدی) اپنے امام کی معرفت اس خاکسار سے مباہلہ کریں ان کا امیر اپنے اہل وعیال کو لے کر مقررہ تاریخ پر کسی ایسے مقام پر پہنچ جائے۔ جو باہمی گفت و شنید سے طے ہو"۔

چونکہ مدیر احسان کی مسلمانوں میں سوائے اس کے کچھ پوزیشن نہیں کہ وہ ایک اخبار نویس ہیں۔ اور اخبار بھی وہ جو ایک محدود حلقہ میں پڑھا جاتا ہے۔ اور پھر وہ حلقہ بھی ایسا ہے جس کے متعلق اخبار "احسان" یہ اعلان کر چکا ہے۔ کہ

"بعض شقی القلب ایجنٹ اور اشتہاری حضرات اس خیال سے احسان کی واجب الادا رقوم کی ادائیگی میں تساہل برت رہے ہیں۔ کہ خدانخواستہ ضمانت طلبی کی اس ضرب کاری کی تاب نہ لاکر بند ہوجائے گا۔ تو وہ احسان کی رقمیں شیر مادر کی طرح ہضم کر جائیں گے۔۔۔۔ ایسے شقی القلب لوگوں کو خوف خدا کرنا چاہیے"

(احسان ۱۲؍ ستمبر ۱۹۳۵ء)

تو ان کی خدمت میں الفضل نے گزارش کی۔ کہ ایاز قدر خود بشناس پہلے تمام مسلمانوں سے اپنی نمائندگی کی سند حاصل کیجئے۔ اور ہر فرقہ کے معزز مسلمانوں میں سے کم از کم پانچسو اپنے ساتھ مباہلہ میں شریک کیجئے۔ اور پھر حضرت امام جماعت احمدیہ کو مخاطب کیجئے۔ لیکن اگر یہ نہیں کر سکتے۔ تو آئیے علماء الفضل آپ کا چیلنج منظور کرنے کے لئے ہر وقت تیار ہے۔ چنانچہ جناب ایڈیٹر صاحب روزنامہ الفضل نے لکھا "مدیر احسان" اگر سنجیدگی کے ساتھ مباہلہ کیلئے تیار ہیں۔ تو اپنے تمام علماء سمیت میدان میں آئیں۔ ان کے مقابلہ میں مدیر الفضل اپنے تمام علماء سمیت آنے کے لئے تیار ہے۔ خدا تعالے کے فضل سے "الفضل" کی جماعت احمدیہ میں اس سے بہت زیادہ قدر و وقعت ہے۔ جس قدر دوسرے مسلمانوں میں احسان کی ہے۔ اس لئے "مدیر احسان" کے لئے اس قسم کا کوئی عذر پیش کرنے کی قطعاً گنجائش نہیں کہ اس سے مباہلہ کرنے والے اس کی شان کے شایاں نہیں۔ پس اگر اس میں ہمت ہے تو آئے"۔

(اخبار الفضل ۲۰؍ ستمبر ۱۹۳۵ء)

مگر آج تک اس کا کوئی جواب عملاً احسان نے نہیں دیا۔ خدا تعالے کے فضل سے علماء الفضل اب بھی مباہلہ کے لئے تیار ہے۔ اگر مدیر احسان میں جرأت ہے۔ تو سامنے آئے۔ اور گھر بیٹھا باتیں نہ بناتا رہے۔ ورنہ صاف ظاہر ہے کہ وہ باطل کا پرستار ہے۔

خاکسار۔ ملک محمد عبد اللہ مولوی فاضل جامعہ

حضرت امیر المومنین کے متعلق ایک کشف

اخبار الفضل میں میرے ایک دوست کیطرف سے میرا ایک کشف شائع ہوا ہے۔ چونکہ اس کا اہم حصہ ان سے حذف ہوگیا۔ لہذا میں درج ذیل کرتا ہوں۔

ایک روز صبح کی نماز کے بعد (ستائیس ۲۷ جون ۱۹۳۶ء) میں نے نیم بیداری کی حالت میں دیکھا کہ میں اپنے گاؤں سہالہ ضلع راولپنڈی والے مکان میں ہوں صبح کا وقت ہے سورج نکلا ہوا ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ایک چارپائی پر چادر اوڑھے لیٹے ہیں۔ چادر پر دھوپ پڑ رہی ہے کمرہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام تشریف فرما۔۔۔ ہیں حضور نے بلند آواز سے فرمایا۔ "یہ (حضرت امیر المومنین) اللہ تعالے کا نشان ہے اسے اپنے جسم پر کوئی قبضہ اور تصرف نہیں۔ اسے اٹھا کر اندر بھیجدو"۔ خاکسار رسید محمود اللہ از نیروبی

ناک کے ڈاکٹروں کیلئے دس ہزار روپیہ انعام

ناک کے اندر مسّہ پیدا ہوگیا ہو۔ ناک سے چھیچھڑے آتے ہوں۔ یا لمبا لمبا جما ہوا مواد نکلتا ہو۔ اکثر نزلہ یا زکام رہتا ہو۔ یا نکسیر پھوٹتی ہو۔ ناک سے بدبو آتی ہو۔ یا سونگھنے کی قوت میں فتور آگیا ہو۔ یا چھینکیں زیادہ آتی ہوں۔ ناک اکثر بند رہتا ہو۔ یا گلے میں مستقل خرابی رہتی ہو۔ ان تمام شکایات کیلئے جاری کی ناک کی دوائی (رجسٹرڈ) نہایت جادو اثر تیر بہدف اکسیر ثابت ہو چکی ہے۔ ہم عرصہ دراز سے صرف یہی ایک دوائی بیچنے کا کام کرتے ہیں۔ اور ہماری دوائی تمام ہندوستان کے علاوہ سیام۔ ملایا۔ عراق۔ افریقہ اور باہر جزیروں میں بھی جا رہی ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ آٹھ آنہ۔ چونکہ آج کل جھوٹی اشتہار بازی بہت ہو رہی ہے اسلئے ہم اعلان کرتے ہیں کہ اگر کوئی ڈاکٹر یا حکیم ہماری زیر نگرانی اسے مریضوں پر استعمال کرکے ثابت کرے کہ یہ دوائی اصلی نہیں ہے تو اسے مبلغ دس ہزار روپیہ نقد انعام دینگے۔

بھگتوں کی دوکان (ناک کی مشہور دوائی بیچنے والے) بھگت بلڈنگ بھگت بازار ڈاکخانہ بھگت بازار جالندھر شہر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک جدید کے ماتحت تبلیغ احمدیت

ہانگ کانگ میں احمدیہ دار التبلیغ کا مستقل قیام اور اس کے خوشکن اثرات

چینی زبان کی مشکلات

جیسا کہ احباب کو معلوم ہے ۱۹۳۵ء سے چین میں خصوصاً ہانگ کانگ اور کینٹن میں تحریک جدید کے ماتحت تبلیغ اور تعلیم و تربیت کا کام شروع ہے۔ سب سے پہلے اس علاقہ میں صوفی عبد الغفور صاحب و نفیس الرحمان صاحب نے باقاعدہ مرکز کی ہدایات کے ماتحت کام شروع کیا۔ معلومات کے لحاظ سے اور باقاعدہ اسلامی احمدیہ تبلیغی مشن قائم ہونے کے لحاظ سے یہ ایک نیا ملک تھا۔ نیز زبان بھی نہایت قدیمی طرز پر بغیر حروف تہجی کے ہے۔ جس کا سیکھنا ایک ایسے عدیم الفرصت آدمی کے لئے جس کی توجہ زیادہ تر تبلیغی تربیتی اور تجارتی معلومات حاصل کرنے کی طرف لگی ہوئی ہو محنت طلب کام ہے۔ اور پھر زبان کا سیکھنا دو قسم کا ہے۔ ایک گفتگو اور عام بول چال دوسرے لٹریری زبان۔ بول چال تھوڑی تھوڑی مسافت کے بعد بدل جاتی ہے۔ وہاں تحریر سب کی ایک ہے اور جو شخص یہ زبان جانتا ہو۔ اس کے لئے کم از کم اتنی آسانی ضرور ہو جاتی ہے۔ کہ لکھ کر دوسرے سے ہر جگہ گفتگو کر سکتا اور مضامین شائع کر سکتا ہے۔ لیکن غیر ملکی مبتدی کے لئے مشکل یہ ہے۔ کہ وہ گفتگو کرنا نہیں جانتا کہ اس کو صرف لکھنا پڑھنا ہی سیکھنا پڑے۔ جو ایک مستقل علم ہے یعنی ہر ایک حرف لفظ کلمہ کے لئے مستقل صورت و شکل کا ایک علیحدہ حرف ہے۔ ایک قسم کی علیحدہ لکھائی ہے۔ جس کا دوسرے لفظ کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔

انگریزی کا فائدہ

لیکن یہ جو ایک طبعی یا قدرتی روک تھی۔ اس کا تدارک کسی قدر اس رنگ میں ہو گیا ہے۔ کہ صوفی عبد الغفور صاحب نے جو انگریزی میں مہارت رکھتے ہیں اور جن کا اس علاقہ میں بھی چرچا ہے۔ اس سے فائدہ اٹھایا اور چین کے حالات خیالات مذاہب تمدن و سیاسیات تاریخ اور جغرافیائی حالات پر جو تراجم انگریزی میں انہیں میسر آئے ان کا مطالعہ کر کے کافی معلومات حاصل کر لئے دوسرے تعلیم یافتہ چینی آبادی کے ساتھ ذاتی اور علمی تعلقات بھی حتی الوسع پیدا کر کے اپنے کام کو سر انجام دینے میں کوشاں رہے۔ اور جس قدر حالات ان کو معلوم ہوئے ان کی مرکز کو اطلاع دیتے رہے۔

ایک ڈاکٹر صاحب کی تشریف آوری

مالی اور تبلیغی حالت کو مضبوط کرنے اور ایک مستقل مشن قائم کرنے کی تجویز کو مدنظر رکھتے ہوئے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ڈاکٹر لطیف احمد صاحب کو تبلیغ و پریکٹس کے لئے چین آنے کی اجازت عطا فرمائی چنانچہ ڈاکٹر صاحب بھی ۱۹۳۵ء کے آخر سے کینٹن میں اپنا کام کرتے ہوئے تبلیغ کے لئے میدان تلاش کرتے رہے۔ اور مختلف مواقع پر تبلیغ بھی کرتے رہے لیکن جلد ہی اس علاقہ میں مزید تبلیغی جد و جہد کی ضرورت کو محسوس کیا گیا۔ اور سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خاکسار کو ۱۹۳۶ء میں تبلیغی اور تجارتی سکیم کو عملی رنگ میں مزید ترقی دینے کے لئے اور کام کو بڑھانے کی غرض سے ہانگ کانگ و کینٹن اور دیگر علاقہ جات چین میں کوشش کرنے کے لئے روانگی کا ارشاد فرمایا۔

کینٹن میں پانچ ماہ قیام

خاکسار حضور ایدہ اللہ کے ارشاد کے ماتحت جولائی ۱۹۳۶ء میں یہاں پہنچ گیا۔ اور پانچ مہینے تک مستقل طور پر کینٹن میں مجھے ٹھہرنے کا موقعہ ملا۔ میں نے آتے ہی اپنے اندر دو کمزوریاں سختی سے محسوس کیں۔ ایک انگریزی اور چینی زبان سے کلی ناواقفیت۔ ان دونوں زبانوں کا تبلیغی اور تجارتی امور کو سر انجام دینے کے لئے نہایت جلدی سیکھنا اشد ضروری تھا۔ دوسرے لوگوں کے عادات و اطوار جذبات و خیالات تمدن۔ مذاہب اور تجارتی معلومات اور ملکی صنعتی اور تعلیمی حالت سے عدم علم۔ ان امور کو حتی الوسع پورا کرنے کے لئے دن رات کوشش کرتا رہا۔ اخبارات اور دیگر کتب انگریزی کے مطالعہ سے انگریزی زبان اور تجارتی معلومات کو ترقی دیتا رہا اور جوں جوں انگریزی میں ترقی ہوتی گئی انگریزی دان طبقہ میں سے جو چینی تعلیم یافتہ نوجوان ملے یا جن سے تعلق پیدا کر سکا انہیں انفرادی طور پر اور پھر وائی۔ ایم۔ سی۔ اے کی میٹنگ میں شامل ہو کر وقتاً فوقتاً اجتماعی طور پر اسلام کی خوبیاں سناتا رہا۔ اور جو اعتراضات حاضرین کے دل میں پیدا ہوتے ان کے جوابات دیتا۔ گاہے گاہے دلچسپی لینے والے نوجوانوں کو انگریزی میں احمدیہ لٹریچر بھی پہنچایا جاتا رہا۔ ہندوستانی طبقہ کو اردو لٹریچر اور ملاقاتوں اور دعوتوں کے ذریعہ دعوت حق پہنچائی۔ علاقہ کا چکر لگا کر یہاں کی صنعت و حرفت کا مطالعہ کیا اور اسی دوران میں ہانگ کانگ آنے کا بھی اتفاق ہوتا رہا۔ اور غیر منظم احمدی دوستوں کو منظم کرنے کی کوشش کی۔ اور دینی مسائل اور عام تبلیغی معلومات و وعظ و نصیحت کے متعلق تقریر و تحریر سے ان کی مدد کرتا رہا

ہانگ کانگ کی جماعت کی تنظیم

۱۹۳۷ء کے ابتدا میں ٹیچنگز آف اسلام کے چینی ترجمہ کی تکمیل طباعت و اشاعت کے کام میں مجھے بار بار ہانگ کانگ آنا پڑا۔ اس دوران میں جماعت خدا کے فضل سے منظم ہونی شروع ہو گئی۔ چندہ میں بھی کسی حد تک باقاعدگی ہو گئی۔ اور جمعہ کے دن بھی اجتماع کی پوری کوشش کی جاتی۔ تنظیم کی کوشش کے دوران میں یہ محسوس کیا گیا۔ کہ جماعت کا مکمل طور پر منظم ہونا۔ ایک انجمن اور دار التبلیغ کے قیام پر منحصر ہے۔ چنانچہ انجمن کے عہدہ دار غیر مستقل طور پر تا منظوری مرکز مقرر کر دیئے گئے۔ لیکن دار التبلیغ کے لئے مکان کرایہ پر لینے کی تجویز مندرجہ ذیل وجوہات کی بنا پر تاخیر میں پڑ گئی۔ اول یہ کہ جماعت کی مالی حالت ابھی اس قابل نہیں کہ ایک ایسے مکان کا کرایہ کو برداشت کر سکے جس کو ہم دار التبلیغ اور دار المطالعہ اور لائبریری کے طور پر استعمال کر سکیں (۲) اس مکان کی نگہداشت اور زیر تبلیغ مہمانوں کی مہمان نوازی اور جماعت کے دوستوں کے اجتماعوں کا انتظام کرنے والا ایک ایسا شخص ہونا چاہیئے۔ جو اس مکان میں رہائش اختیار کرے یا کم از کم اکثر اوقات موجود رہے۔ ہم لوگ اسی تردد میں تھے۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا ارشاد پہنچا۔ کہ خاکسار ہانگ کانگ میں مستقل رہائش اختیار کرے چنانچہ جون ۱۹۳۷ء سے ایک مکان مستقل طور پر دار التبلیغ لائبریری اور جمعہ اور دیگر اجتماعات اور انجمن کے طور پر لے لیا گیا۔

اسلامی اصول کی فلاسفی کا چینی ترجمہ

اسی اثنا میں اسلامی اصول کی فلاسفی کا چینی ترجمہ اڑھائی ہزار کی تعداد میں چھپ کر تیار ہو گیا۔ اس وقت سے اس کی اشاعت خدا کے فضل سے ہو رہی ہے۔ اور تبلیغ کے لئے چینیوں میں مفید اثر پیدا کر رہی ہے۔ یہ کتب بالعموم قیمتاً دی جاتی ہیں۔ اور آہستہ آہستہ فروخت ہو رہی ہیں۔ انشاء اللہ اس کتاب کی مکمل اشاعت ایک خوشکن تغیر پیدا کرے گی۔

چوہدری محمد اسحاق صاحب کی آمد

چوہدری محمد اسحاق صاحب ۲۷ر اکتوبر کو بخیریت ہانگ کانگ پہنچ گئے ہیں۔ اور بڑی سرگرمی کے ساتھ تجارتی اور تبلیغی امور کو وسعت دینے کے لئے یہ مقام تجارتی مرکز ہے۔ خاکسار:- عبد الواحد مجاہد تحریک جدید از ہانگ کانگ۔

212

ایک مفید کتاب کے متعلق اعلان

احمدیہ لٹریچر میں کوئی ایسی کتاب نہ تھی جو دوسرے لوگوں کو جماعت احمدیہ کے ساتھ ایک ایسا تعارف کرا سکے۔ جس سے وہ جماعت کے حالات اور اس کے تبلیغی کام سے آگاہ ہو سکیں۔ اس اہم ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے نظارت دعوۃ وتبلیغ کی طرف سے ایک کتاب "جماعت احمدیہ" کے نام سے زیر طبع ہے۔ جو انشاء اللہ عنقریب چھپ کر تیار ہو جائے گی۔ اس کتاب میں بتایا گیا ہے۔ کہ سلسلہ احمدیہ اور دیگر اسلامی فرقوں میں کیا فرق ہے۔ اور جماعت احمدیہ میں داخل ہونا کیوں ضروری ہے۔ ایسے ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلافت اولیٰ و خلافت ثانیہ کے حالات۔ جماعت احمدیہ کی امتیازی تعلیم اور اس کی خصوصیات اس کی تبلیغی سرگرمیوں غیر ممالک میں تبلیغی مرکز اور سلسلہ کے جدید انتظامات اختصار مگر عمدگی کے ساتھ تحریر کئے گئے ہیں۔ یہ کتاب اپنے اندر ایک تاریخی حیثیت رکھتی ہے۔ جو غیر از جماعت احباب سے سلسلہ احمدیہ کا تعارف کرانے اور ایک حد تک تبلیغ میں بھی انشاء اللہ بہت مفید ثابت ہوگی۔ احباب جماعت اس کی اشاعت زیادہ سے زیادہ کرنے کی کوشش کریں۔ عام اشاعت کے پیش نظر قیمت کا اندازہ صرف ۳ر ہے۔ جو جماعتیں یا احباب زیادہ تعداد میں منگوانا چاہیں۔ وہ دفتر نظارت دعوۃ وتبلیغ میں جلد ہی اس کی اطلاع دیں۔ جن احباب کی طرف سے آرڈر موصول ہوئے ہیں انہیں یہ کتاب طبع ہونے پر جلد روانہ کی جائیگی۔ (ناظر دعوۃ وتبلیغ قادیان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مستورات کا فائدہ اسی میں ہے کہ اگر وہ کئی ایک علاج معالجہ کرانے کے باوجود ابھی تک اولاد کی نعمت سے محروم ہیں تو وہ شفاخانہ قادیان نسواں کی طرف فوراً رجوع کریں شفاخانہ خانہ طلوں کی مالکہ اہلیہ صاحبہ سید خواجہ علی جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحابیہ ہیں۔ بے اولاد عورتوں کے علاج میں بہت پرانا تجربہ رکھتی ہیں بیشمار بے اولاد عورتیں انکی ادویہ سے صاحب اولاد ہو چکی ہیں اگر آپ اولاد چاہتی ہیں تو فوراً مفصل حالات مرض تحریر کر کے دوا طلب کریں انشاء اللہ ضرور آپکی گود ہری ہوگی۔ مکمل دوا کی قیمت ہر حال میں چار روپیہ سے زائد نہیں ہوگی محصولڈاک علاوہ ہوگا سیلان الرحم یعنی سفید پانی کا خارج ہونا اس دوا کی قیمت ایک روپیہ علاوہ محصولڈاک ہے ملنے کا پتہ:۔ شفاخانہ قادیان نسواں قریب مکان حضرت مفتی محمد صادق صاحب قادیان پنجاب۔

چارہ کترنے کی بہترین مشین (چاف کٹر)

تجربہ کار زمیندار ہمارے ٹوکہ کا استعمال اس لئے پسند کرتا ہے

کہ (۱) یہ بہت ہلکا چلتا ہے (۲) مضبوطی اور پائیداری میں بے نظیر ہے۔ (۳) قیمت مقابلتاً بہت کم مقرر ہے۔ (۴) خشک و سبز چارہ حسب منشا موٹا باریک کتر کر منٹوں میں ڈھیر لگا دیتا ہے (۵) اسکی ہر پُرزہ ماہر فن انجنیئرز کی زیر نگرانی بڑی احتیاط سے طیار کرایا جاتا ہے۔ آپ بھی تجربہ کریں اور فائدہ اٹھائیں۔

چرخی بیلنہ

علاوہ ازیں نیشکر کے بیلنہ جات۔ آہنی خراس۔ (ریل چکی) آہنی رہٹ۔ انگریزی ہل۔ بادام روغن قیمہ۔ سیویاں۔ اور چاولوں کی مشین وغیرہ منگانے کے لئے ہماری باتصویر فہرست **مفت** طلب کیجئے۔

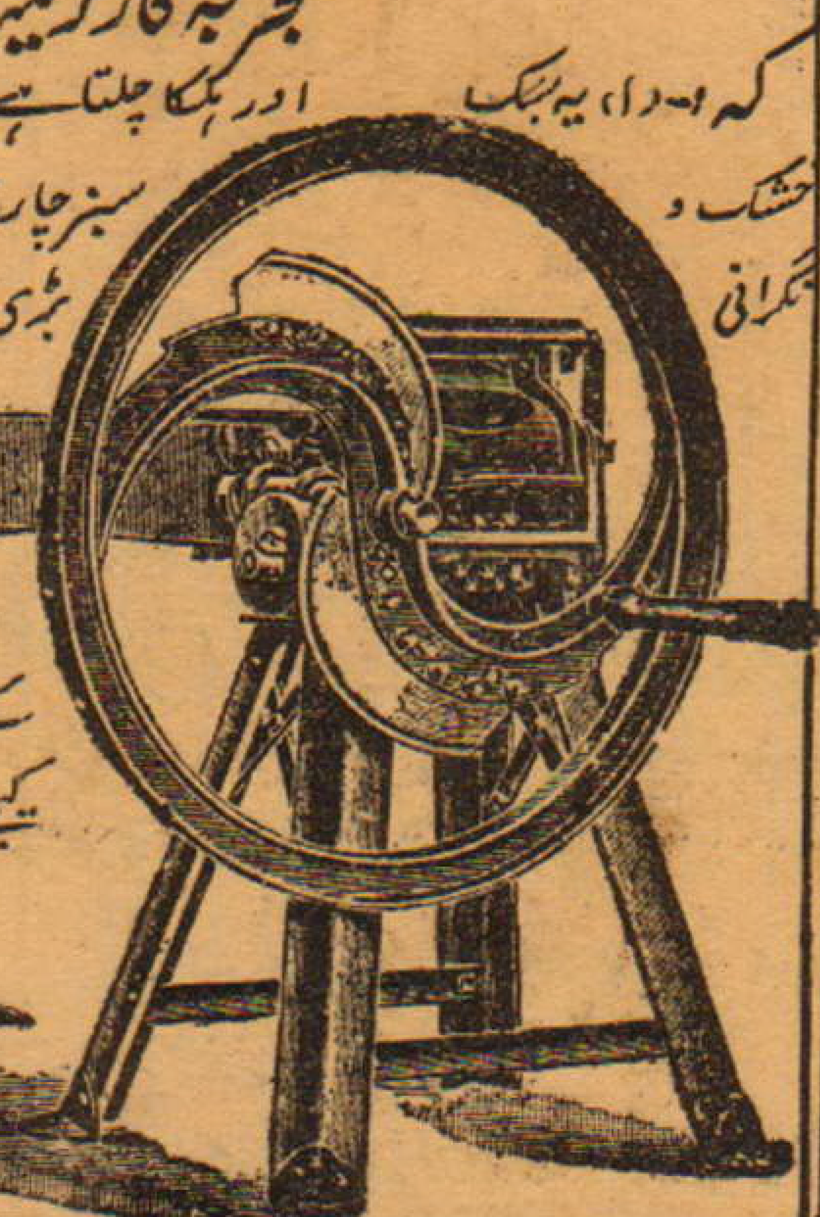

اصلی و اعلیٰ مال منگانے کا قدیمی پتہ

ایم اے رشید اینڈ سنز انجنیئرز احمدیہ بلڈنگ بٹالہ پنجاب

ریشمی لوسکی

دیکھنے میں خوبصورت چلنے میں مضبوط عرض ۲۷ انچ نمونہ کا تھان ۹ گز قیمت دو روپے تیرہ آنے محصول ۸ر ۲۵ گز آٹھ روپیہ ۵۰ گز پندرہ روپیہ ۱۰۰ گز ۲۸ روپے محصول معاف

ریشمی چھینٹ

لحاف۔ تلائی۔ سلوار۔ پاجامہ۔ قمیض۔ جمپر کیلئے۔ نہایت ہی عمدہ ہے۔ قیمت نمونہ کا تھان ۹ گز -/۶/۳ روپیہ محصول ۸ر ۲۵ گز -/۳/۹ روپیہ۔ ۵۰ گز -/۱۸ روپیہ محصول معاف ریلوے سٹیشن کا نام تحریر کریں۔ نوٹ: اگر ان میں ایک تار بھی سوت کا ثابت کر دیں تو ۱۰۰ روپیہ انعام دیا جائیگا یہ شرط ہے۔ پتہ: مینیجر پنجاب اینڈ کشمیر سٹور نمبر ۲۵ لودیانہ پنجاب

محض مخلوق خدا کی بھلائی کے لئے

۲ دو نایاب گوہر کوڑیوں کے مول

۱۔ **بندش پیشاب کی دوا**:۔ یہ مرض عموماً بڑی عمر میں لاحق ہوتا ہے۔ پیشاب بند ہو جاتا ہو یا رک رک کر آتا ہو جلن ہو سوزش ہو۔ ڈاکٹروں اور حکیموں نے لاعلاج قرار دیکر سوائے پچکاری کے پیشاب نکالنے کا اور کوئی ذریعہ نہ بتلایا ہو ایسے تمام مریض میری طرف رجوع کریں انشاء اللہ تعالیٰ پہلی ہی خوراک سے جو نلکے پر چڑھا کر دی جاتی ہے۔ پیشاب خود بخود بغیر تکلیف کے جاری ہو جائیگا۔ مگر کلی صحت اور عمر بھر اس موذی مرض سے چھٹکا پانے کے لئے پانچ خوراک کا استعمال ضروری ہے۔ تجربہ شرط ہے قیمت صرف پانچ روپیہ

۲۔ **دردوں کی دوا**:۔ بدن کے کسی حصہ میں درد ہو۔ گوشت میں ہو یا ہڈی میں ہو۔ ریح کا ہو یا ریگن کا ہو۔ یا جوڑوں میں ہو۔ درد خواہ کسی قسم کا ہو۔ مگر چوٹ کا درد نہ ہو۔ صرف ایک ہفتہ دوا استعمال کرنے سے انشاء اللہ کلی صحت ہوگی۔ آزمائش شرط ہے۔ قیمت صرف دو روپے (عہ) المشتہر:۔

مرزا مراد بیگ احمدی گھدریالہ ڈاکخانہ کھرکا ضلع گجرات (پنجاب)

رمضان المبارک کی خوشی میں خاص رعایت

عرق ماء اللحم عنبری سہ آتشہ

یہ خاص الخاص عرق اعضائے رئیسہ کو قوت دے کر صالح خون کثرت سے پیدا کرتا ہے۔ رمضان المبارک میں افطاری کے وقت پانچ تولہ عرق ایک پاؤ دودھ میں دو تولہ خالص شہد ڈال کر استعمال فرمائیں۔ اور ایک تولہ حلوا مقوی کھائیں۔ جسمانی کمزوری دور ہو جائے گی اور فرحت وانبساط کی لہریں محسوس ہوں گی۔ عرق ماء اللحم فی بوتل للعہ صرف رمضان تک رعایتی قیمت ہے اور حلوا مقوی عہ میں آدھ سیر

عمدہ اور مجرب ادویہ کے ملنے کا پتہ

ویدک یونانی دواخانہ زینت محل دہلی

لنڈن ۱۱ نومبر۔ حکومت فلسطین کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ حکومت فلسطین نے قتل و غارت کے پیش نظر فیصلہ کیا ہے کہ فلسطین کے دفاعی آرڈر ان کونسل کے ماتحت دفاعی ریگولیشن نافذ کیا جائے۔ یعنی فلسطین میں فوجی عدالتیں قائم کی جائیں۔ یہ ریگولیشن ۱۸ نومبر سے نافذ سمجھا جائے گا۔ اس فیصلہ کے مطابق تمام فلسطین کی فوجی عدالتیں ایک پریذیڈنٹ اور دو ممبروں پر مشتمل ہوں گی۔ ان عدالتوں کے خلاف اپیل نہ ہو سکے گی۔ بیت المقدس کا ایک تار مظہر ہے۔ کہ آج شام کو متعدد واقعات رونما ہوئے۔ جن کی وجہ سے قدیم شہر میں کرفیو آرڈر نافذ کر دیا گیا۔

کلکتہ ۱۱ نومبر۔ یونائیٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ وزیر اعظم بنگال اور ان کے دیگر رفقاء نے گاندھی جی سے کہا۔ کہ وہ کلکتہ میں چند دن اور قیام کریں۔ تاکہ نظر بندان بنگال کے سلسلہ میں بعض دیگر تفصیلات کے متعلق ان سے تبادلۂ خیالات کیا جا سکے۔ کل گورنر بنگال کی صدارت میں کابینہ بنگال کا اجلاس منعقد ہوا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ کابینہ نے ۱۱ سو نظر بندوں کو غیر مشروط طور پر آزاد کر دینے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اس کے بعد ۵ سو دیگر نظر بند جو مختلف جیلوں میں محبوس ہیں۔ وہ بتدریج رہا کئے جائیں گے۔

لکھنؤ ۱۱ نومبر۔ ایک مسلمان نوجوان کو حافظ محمد ابراہیم صاحب وزیر مواصلات یوپی کے ڈبہ میں گھسنے کی کوشش میں گرفتار کر لیا گیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ حافظ صاحب لاہور ایکسپریس کے ذریعہ نگینہ سے لکھنؤ آ رہے تھے کہ ایک نوجوان ان کے ڈبے کے پائیدان پر چڑھ گیا اردلی نے اسے ٹوکا۔ جس کا اس نے کوئی جواب نہ دیا۔ ٹرین کے چلنے پر نوجوان نے زبردستی اندر گھسنے کی کوشش کی جس کے باعث اردلی نے خطرہ کی زنجیر کھینچ لی۔ اور ٹرین کھڑی ہو گئی۔ اور ٹرین کھڑی ہو گئی۔ نوجوان نے اس

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقت بھاگنے کی کوشش کی۔ نگر گارڈ نے اس کا تعاقب کر کے اسے پولیس کے حوالے کر دیا۔

کراچی ۱۱ نومبر۔ سلطان مسقط آج بصرہ سے وارد کراچی ہوئے بکری فوج نے ان کا استقبال کیا اور ۲۱ توپوں کی سلامی اتاری۔ کل آپ دہلی روانہ ہو جائیںگے۔

انقرہ ۱۱ نومبر۔ ترکی میں فسطائیت کے خلاف وسیع پیمانہ پر پراپیگنڈا شروع ہو گیا ہے۔ چنانچہ اخبارات میں فسطائی طاقتوں کے اتحاد کو امن عالم کے لئے مستقل خطرہ قرار دیا جا رہا ہے ملک میں فسطائی مجالس خلاف قانون قرار دی گئی ہیں۔

شنگھائی ۱۱ نومبر۔ نانٹاؤ کے بین الاقوامی خطہ اور فرانسیسی علاقہ پر جاپانی ہوائی جہاز شدید بمباری کر رہے ہیں۔ ایک طرف غیر ملکی رقبہ جات پر بم باری کی جا رہی ہے اور دوسری طرف جاپانی جنگی جہاز جو دریائے وانگپو کے نزدیک لنگر انداز ہیں۔ شہر کی عمارتوں کو گولہ باری سے پیوند زمین بنا رہے ہیں۔

پٹنہ ۱۱ نومبر۔ بہار کی کانگرسی وزارت اس تجویز پر غور کر رہی ہے۔ کہ تمام ان غیر سیاسی قیدیوں کو جن کی میعاد کا ⅔ حصہ گزر چکا ہے۔ اس شرط پر رہا کر دیا جائے۔ کہ وہ کسی جرم کا ارتکاب نہیں کرینگے ایک اور تجویز جو اس کے زیر غور ہے۔ یہ ہے کہ جیلوں میں کھدر تیار کرایا جائے

شنگھائی ۱۱ نومبر۔ آج دریائے زرد میں اس قدر خوفناک طغیانی آئی۔ کہ اس کی نظیر گذشتہ ۵۰ سال میں نہیں ملتی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ۱۰ لاکھ نفوس بے خانماں ہو گئے ہیں۔ اور ۱۰ لاکھ ہلاکت کے پنجہ میں گرفتار ہیں۔ صوبہ شانٹنگ کا ⅕ حصہ اس وقت زیر آب ہے

راولپنڈی ۱۱ نومبر۔ گورنمنٹ گرلز ہائی سکول راولپنڈی کی سائنس لیبارٹری میں دھماکے سے متعدد طالبات مجروح ہو گئے ہیں۔ دھماکا کسی تجربہ کے دوران میں صراحی پھٹ جانے کی وجہ سے پیدا ہوا۔ اس حادثہ سے سائنس مسٹرس اور ۹ طالبات مجروح ہو گئیں۔

امرتسر ۱۱ نومبر۔ گیہوں حاضر ۳ روپے ۱ آنہ ۳ پائی سے ۳ روپے ۴ آنے تک۔ نخود حاضر ۲ روپے ۵ آنے ۳ پائی۔ کھانڈ دیسی ۷ روپے ۱۲ آنے سے ۸ روپے ۴ آنے تک۔ کپاس ۴ روپے ۱۳ آنے روئی ۱۱ روپے ۸ آنے سونا دیسی ۳۵ روپے ۷ آنے چاندی دیسی ۵۱ روپے ہے۔

احمد آباد ۱۱ نومبر۔ احمد آباد کے چھ کارخانوں میں جولاہوں نے ہڑتال کر دی ہے۔ کل ایک کارخانہ پر پتھر پھینکنے کے واقعات ظہور میں آئے۔ پولیس نے مزید فساد روکنے کے لئے احتیاطی تدابیر اختیار کر لی ہیں۔ لیبر ایسوسی ایشن کوشش کر رہی ہے کہ ہڑتال زیادہ نہ پھیلے۔

کانپور ۱۱ نومبر۔ کل رات مسٹر گووند بلبھ پنت نے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ یوپی کے وزیر اعظم کی حیثیت سے میرا فرض ہے کہ ہندو مسلم مناقشات کو مٹاؤں۔ اور مسلمانوں عیسائیوں اور یورپینوں کے حقوق کی حفاظت کروں انہوں نے ہندو اکثریت کو مشورہ دیا کہ وہ مسلمانوں اور دیگر اقلیتوں سے فراخدلی کا سلوک کرے۔

لنڈن ۱۱ نومبر۔ دار العوام میں فلسطین کی صورت حالات کے متعلق حکومت عراق کے احتجاج کے سلسلہ میں حکومت کی طرف سے بیان کیا

صرف دو روپیہ آٹھ آنہ (۲/۸) میں پانچ گھڑیاں

تین عدد ڈومی سٹ واچ۔ ایک عدد ڈومی پاکٹ واچ۔ ایک عدد اصلی جرمن ٹائم پیس گارنٹی دس سال

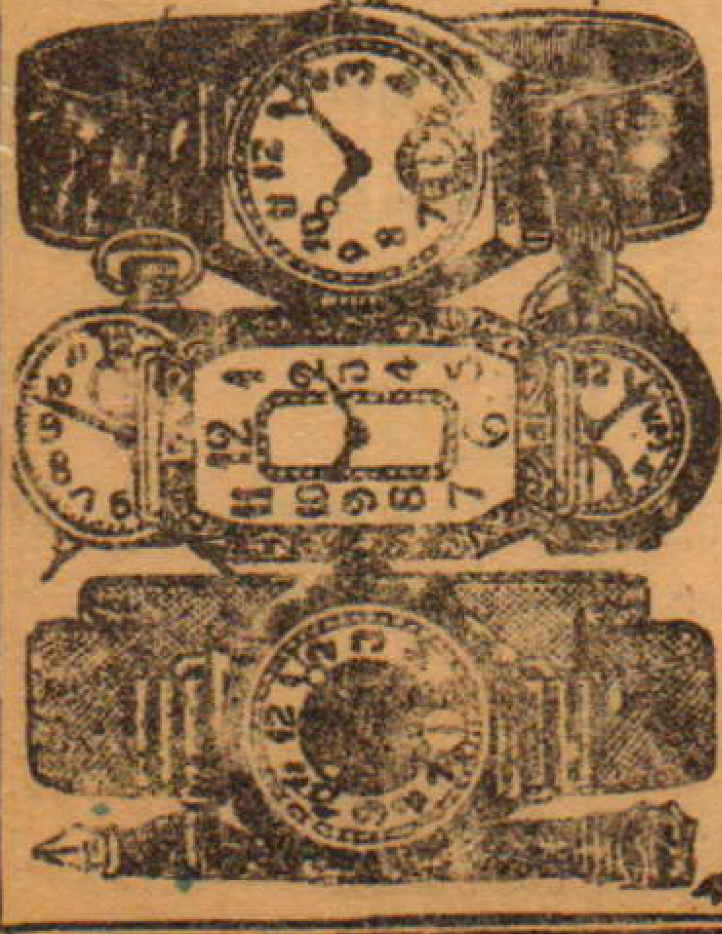

یہ گھڑیاں ہم نے خاص طور پر ولایت سے بڑی بھاری تعداد میں منگوائی ہیں۔ صرف دس ہزار گھڑیاں اس رعایتی قیمت پر فروخت کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس لئے جلدی کریں۔ ورنہ یہ موقع بار بار ہاتھ نہیں آئے گا۔ گھڑیوں کے ساتھ ایک فاؤنٹین پین معہ ۴ اکیرٹ رولڈ گولڈ نب، اصلی ٹھنڈی عینک۔ ایک خوبصورت موتیوں کا ہار مفت دیا جائے گا۔ محصول ڈاک علاوہ۔ پیکنگ علاوہ

ناپسند ہونے پر قیمت واپس

مینیجر جرمن ٹریڈنگ کمپنی نمبر ۲۱ پٹھانکوٹ ضلع گورداسپور

۳/۱

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی